سوال

(21) حدیثِ نبوی: ((من رأی منکم منکراً۔۔۔الخ)) کا مطلب:

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس حدیث: ((من رأی منکم منکراً۔۔۔الخ)) کا بہتر مطلب جو الفاظِ حدیث سے ملتا جلتا ہو، کیا ہے؟ اس لیے کہ شراحِ حدیث نے اس حدیث کا مطلب کئی طور سے بیان کیا ہے۔ (سائل عبدالرحیم از لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث: ((من رأی منکم منکراً فلیغیره بیده، فإن لم یستطع فبلسانه، فإن لم یستطع فبقلبه، وذلک أضعف الإیمان))[1][جو تم میں سے برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ بدل دے، پس اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کے ساتھ، پھر اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے دل کے ساتھ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے] کا مطلب میری سمجھ میں اس سے بہتر اور کوئی نہیں آتا کہ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائی ہیں:

1۔ مسلمانوں کی باعتبارِ قوت و ضعف کے کتنی قسمیں ہیں۔

2۔ یہ کہ ان قسموں میں سے ہر ایک کا فرض کیا ہے؟

پس فرمایا کہ مسلمانوں کی باعتبارِ قوت و ضعف کے تین قسمیں ہیں، ایک اَقوی جیسے بااختیار حکام جو اپنے پورے اختیار سے منکر کو مٹا سکتے ہیں، ان کا فرض یہ ہے کہ وہ منکر کو اپنے ہاتھ سے مٹا چھوڑیں۔ دوم اوسط جیسے وہ علما جو منکر کو اپنے ہاتھ سے تو نہیں مٹا سکتے، مگر صرف زبان سے منع کر سکتے ہیں، پس ان کا فرض یہ ہے کہ صرف زبان سے مناسب طریقے سے منع کر دیں۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ [النحل: ۱۲۵]

[اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا]

سوم اضعف جیسے وہ لوگ جو ہاتھ سے مٹانا تو درکنار زبان سے بھی منع نہیں کر سکتے، ان کا فرض یہ ہے کہ صرف دل سے اس منکر کو برا جانیں و بس۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرة: ۲۸۶]

اس بیان سے ظاہر ہوا کہ اس حدیث میں قوت اور ضعف سے ایمانی قوت اور ضعف مراد نہیں ہے، بلکہ تغییرِ منکر کے متعلق قوت اور ضعف مراد ہے، حتی کہ اگر کوئی شخص جو ایک درجے کا ایمان رکھتا ہو، جب تک وہ قسم سوم کے افراد سے ہے، اس کا فرض وہی ہے جو قسم سوم کا ہے اور جب وہ قسم سوم سے قسم دوم کی طرف ترقی کر جائے تو اس کا فرض قسم دوم کا فرض ہو جائے گا اور جب قسم دوم سے قسم اول کی طرف ترقی کر جائے گا تو اس کا فرض قسم اول کا فرض ہو جائے گا، اگرچہ ایمانی حالت اس کی بدستور ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 74

محدث فتویٰ

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۴۹)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب